وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ (الانفطار/۱۴،۱۵)

ترجمہ: اور یقینا بدکار ضرور بھڑکتی آگ کے مستحق ہیں وہ اس میں روز جزاء داخل ہو نگے۔

دنیا کے بعد اور قیامت سے پہلے کے وھمی عذاب اور حیات کا بھرپور و مدلل رد

الرد المدلل علی العذاب المخیل

مصنف: علام محمد ظہیر الدین الربانی المتخرج

المکتبۃ الظاہریۃ

مبدء الکتاب

اللہ سب پر مہربان رحمت والے کے نام سے وہ ہی تو ہے جس نے انسانوں اور جنوں کو اپنی تابعداری کے لئے تخلیق کیا اور انکی رہنمائی کا سامان کردیا اب یا تو وہ فرمانبردار بنیں یا بڑے نافرمان اور اپنے نبی محمد کو کائنات کے طرف صرف اس مقصد سے بھیجا تا کہ وہ اسکے پیغام کو صاف صاف پہنچادیں۔

کتاب اللہ کی تعلیم کہ موت کے بعد اور روز آخرت سے پہلے کوئی عذاب نہیں:



موت کے بعد اور روز قیامت سے پہلے کوئی سزا نہیں ہوتی جب انسان مرتا ہے تو اسکا وجود مٹ جاتا ہے اس کے احساسات و ادراکات فنا ہو جاتے ہیں وہ بے جان ہو جاتا ہے پھر اللہ اسے روز قیامت زندہ کرے گا اور انکا حساب کرے گا اور انکے اختلافات کا فیصلہ کرے گا پھر انکے درمیان کوئی تعلقات نہیں ہونگے بس انکے اعمال صالحات ہی کام آئیں گے اور ہمارے پاس کتاب اللہ سے اس پر بے شمار دلیلیں ہیں ہم پہلے انہیں پیش کریں گے پھر مخالفین کے توھمات کے جوابات دیں گے جو موت کے بعد اور قیامت سے پہلے زندگی مانتے ہیں جس میں بے جانوں کو عذاب ہوتا ہے انہیں پیاس لگتی ہے وہ سنتے ہیں دیکھتے ہیں غم و تکلیف محسوس کرتے ہیں چلاتے ہیں پکارتے ہیں جبکہ ہم پیچھے قرآن عظیم سے اسکے خلاف قطعی دلائل بیان کرکے آچکے ہیں کیونکہ موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کوئی زندگی نہیں ہے۔ اور دیکھیں

1) پہلی قطعی دلیل تو یہ ہے کہ بعد موت قبل قیامت کوئی سزا اور زندگی کے ثابت ہونے پر کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور بے دلیل دین میں کوئی بات کرنا کفر و شرک ہے۔

اللہ نے فرمایا:

{وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ} العنکبوت/68

ترجمہ: اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگائے یا سچ کو غلط مانے جب وہ اسکے پاس آئے کیا جھنم میں کافروں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

{وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ} المائدۃ/44

ترجمہ: اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کی ہے تو وہ لوگ کافر ہیں۔

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ} الحج/08

ترجمہ: اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے دلیل قطعی بغیر کسی ہدایت اور واضح کتاب کے بحث کرتے ہیں۔

{وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا} النجم/28

ترجمہ: اور یقیناً گمان حق کے بلکل برابر نہیں ہوتا۔

2) {سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ} اللھب/3

ترجمہ: عنقریب وہ (أبو لھب) شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔

توجہ کریں اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ أبو لھب آگ میں داخل ہوگا تو ابھی داخل ہوا نہیں ہے ،ہوگا لیکن مخالفین کے کہنے کہ اسے آگ میں سزا ہورہی ہے بے شک یہ تضاد ہے اور حق وہ ہے جو اللہ نے فرمایا مثلا ایک شخص کہے کہ عبد اللہ قتل کرے گا اور دوسرا کہے عبداللہ نے قتل کر دیا تو دونوں میں تضاد ہے دوسرا جملہ اگر سچا ہو تو عبد اللہ کو بھی بدلے میں قتل کیا جائے گا اور پہلا جملے کو سچ مانیں تو نہیں ہوگا تو یہ آیت اس بات پر صریح ہے کہ بعد موت قبل قیامت عذاب ثابت نہیں ہے۔

2) {وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ} الانفطار/14،15

ترجمہ: اور یقیناً بدکار ضرور بھڑکتی آگ کے مستحق ہیں وہ اس میں روز جزاء داخل ہونگے۔

اس آیت میں بھی وہ ہی ہے کہ بدکار ابھی آگ میں داخل نہیں ہوئے قیامت کے دن داخل ہونگے تو بعد موت قبل قیامت کی سزا باطل ہوئی۔

3) {وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ} ص/16

ترجمہ: اور انہوں نے کہا ہمارے آقا ہمارے لئے ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے جلدی دے دے۔

کفار نے عذاب میں جلدی کرتے ہوئے کہا کہ حساب کے دن سے پہلے ہی جلدی عذاب دے دے اور اگر روز حساب سے پہلے بھی کفار سے کوئی عذاب کا وعدہ ہوتا تو یوم حساب سے پہلے جلدی کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔

4) {قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ} یس/52

ترجمہ: انہوں نے کہا اے ہماری خرابی کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے جلایا یہ ہے جسکا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور قاصدوں نے سچ کہا تھا۔

اگر کفار کو قبر میں عذاب ہوتا تو وہ کبھی اپنی قبروں کو آرام گاہ نہ کہتے۔

5) {وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ} ق/20

ترجمہ: اور صور میں پھونکا جائے گا وہ ہے وعید کا دن۔

معلوم ہوا جو عذاب کی وعدیں کفار سے کی گئی ہیں وہ قیامت کا دن ہے کہیں اور نہیں تو قیامت سے پہلے کسی وعید کی آمد نہیں ہوسکتی کیونکہ وعید کا دن ابھی نہیں آیا۔

6) {وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفٰعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ} البقرۃ/123

ترجمہ: اور اس ایک دن سے ڈرو جب کوئی نفس دوسرے نفس کے طرف سے کافی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی سفارش اسے فائدہ دے گی اور نہ ہی انکی مدد کی جائے گی۔

7) {وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفٰعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ} البقرۃ/48

ترجمہ: اور اس ایک دن سے ڈرو جب کوئی نفس دوسرے نفس کے طرف سے کافی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے کوئی سفارش قبول کی جائی گی اور نہ ہی کوئی فدیہ ان سے لیا جائے گا اور نہ ہی انکی مدد کی جائے گی۔

توجہ کریں اللہ نے بندوں کو جس دن سے ڈرنے کا حکم دیا وہ ایک ہی دن ہے قیامت کا دن اور قبر کا دن بھی فجار کے لئے عذاب کا دن وعید کا دن ہوتا تو اللہ کبھی ایسا حکم نہ دیتا۔

8) {رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ} ابراہیم/41

ترجمہ(ابراہیم نے کہا) میرے آقا بخش دینا مجھے اور میرے والدین کو اور مومنین کو اس دن جب حساب قائم ہوگا۔

اگر موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کسی بھی دن عذاب ہوتا تو حضرت ابراہیم اس دن کے عذاب سے معافی کی بھی اللہ سے درخواست کرتے لیکن انھوں اپنے اور والدین اور مومنین کے لئے صرف حساب کے دن میں معافی و مغفرت کی دعا کی۔

9) {اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ} ص/26

ترجمہ: یقیناً جو اللہ کے راستے سے بھٹکتے ہیں انکے لئے انکے بھول جانے کی وجہ سے سخت سزا ہے روز حساب۔

توجہ کریں گمراہ کرنے والوں کی سزا کو اللہ نے صرف حساب کے دن میں ہی شمار کیا تو کیا انہیں قبروں میں بھی سزا ہوتی تو اللہ اسکا بھی ذکر کرتا۔

10) {وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ} ص/15

ترجمہ: اور وہ صرف ایک شور کا انتظار کرہے ہیں جس میں کوئی راحت نہیں ہوگی۔

11) {مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ} یس/53

ترجمہ: وہ صرف ایک شور کا انتظار کرہے ہیں جو انھیں آپکڑے گا جب وہ بحث کرہے ہونگے۔

توجہ کریں ان آیات میں اللہ کافروں کے بارے میں یہ کہہ رہاہے وہ صرف ایک شور کا انتظار کرہے ہیں تو اگر واقعی بعد موت قبل قیامت کوئی عذاب ہوتا تو اللہ انھیں قیامت برپا ہونے کے شور کا منتظر نہ بتاتا بلکہ انکے عذاب کی ابتداء قبر میں جانے کی دن کو قرار دیتا کہ وہ صرف عذاب قبر کا انتظار کرہے ہیں تب سے ان پر وہ عذاب شروع ہوجائے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔

12 {فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ} ال عمران/56۔

ترجمہ: تو جنہوں نے انکار کیاہے تو میں انہیں سخت سزا دونگا دنیا اور آخرت میں اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔
توجہ کریں اللہ نے اس آیت میں کفار کے لئے سزا کے دو ہی مقام رکھے دنیا اور آخرت ۔انکے درمیان کوئی مقام قائم نہیں کیا صرف دنیا اور آخرت پر اکتفاء کیا اور نہ ہی اسکے سوا کوئی اور مقام رکھا تو کیا قبر میں سزا نہیں ہوتی ؟

13){اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا} الأحزاب/57

ترجمہ: یقینا جو اللہ اور اسکے قاصد کو اذیت دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور انکے لئے ذلت کی سزا تیار کی ہے۔

14){لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ} الرعد/34

ترجمہ: انہی کے لئے دنیا کی زندگی میں سزا ہے اور آخرت کی سزا بہت سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔

15{فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی ۖ وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ} حم السجدة/16

ترجمہ: تو ہم نے ان پر برے دنوں میں بر فیلی ہوا بھیجی تاکہ ہم انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت کی سزا دیں اور آخرت کی سزا بہت ذلت والی ہے اور انکی مدد نہیں کی جائے گی۔

16{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ} الحج/11

ترجمہ: اور بعض انسان ایسے ہیں جو ایک طرف ہو کر اللہ کی تابع داری کرتے ہیں تو اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی آزمائش آئے تو اپنے چہروں کے بل پلٹ پڑتے ہیں یہ دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھائیں گے یہ کھلا نقصان ہے۔

17){وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ ۭ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ} البقرة/114

ترجمہ: اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مساجد سے روکے کہ اس میں اسکا نام ذکر کیا جائے اور انکی خرابی کی کوشش کرے یہ ہیں انکی یہ مجال نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے انہی کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

18){اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ} المائدة/34

ترجمہ: جو اللہ اور اسکے قاصد کی نافرمانی کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں انکا بدلہ صرف یہ ہے کہ انہیں بری طرح قتل کیا جائے یا سولی دی جائے یا انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کاٹ کر الگ الگ کر دئے جائیں یا انہیں زمین سے نکال دیا جائے یہ انکے لئے دنیا میں ذلت ہے اور انہی کے لئے آخرت میں بڑی سزا ہے۔

19) { فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ } البقرۃ/87

ترجمہ: تو جو تم میں سے ایسا کرے گا تو اسکا بدلہ صرف دنیا کی زندگی میں ذلت اور قیامت کے دن انہیں سخت ترین سزا کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اللہ انکے اعمال سے بلکل بے خبر نہیں ہے۔

20) { اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ } المائدۃ/41

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں کو اللہ نے پاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا انھی کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑی سزا ہے۔

21) { اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ } النور/19

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہے حیائی پھیل جائے اُن کے لئے دردناک سزا ہوگی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

ان سب آیات میں توجہ کریں اللہ نے ان مجرموں کی سزا کے دو ہی مقام رکھے ہیں دنیا کی زندگی اور آخرت، انکے درمیان کوئی مقام قائم نہیں کیا صرف دنیا اور آخرت پر اکتفاء کیا اور نہ ہی اسکے سوا کوئی اور مقام رکھا تو کیا قبر میں سزا ہوگی ؟

22) { يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ } الروم/7

ترجمہ: وہ دنیاوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔

تو کیا وہ کافر بعد موت قبل قیامت کی سزا عذاب قبر سے غافل نہیں ہیں اگر ہیں تو اس آیت اور دیگر آیات میں اسکی جگہ کیوں نہیں ہے !!!

23) { وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ } القصص/42

ترجمہ: اور ہم نے ان (فرعون اور فرعونیوں) کے پیچھے اس دنیا میں لعنت لگادی تھی اور قیامت کے دن وہ بھلائی سے دور ہونگے۔

معلوم ہوا کہ فرعونیوں اور فرعون کے لئے دنیا میں تو لعنت تھی ہی تھی اور روز قیامت بھی وہ بھلائی سے دور ہونگے اللہ نے اس آیت میں دنیا اور آخرت کے درمیان کوئی سزا کا مقام قائم نہیں کیا تو اگر بعد موت قبل قیامت کوئی سزا ہوتی تو اللہ صرف دنیا اور آخرت پر اکتفاء نہ کرتا۔

24) { ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ } المومنون/15،16

ترجمہ: پھر تم اسکے بعد ضرور بے جان ہو جاؤ گے پھر تم قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے۔

توجہ کریں اس آیت میں اللہ نے صاف صاف دنیا میں موت کے بعد قیامت کے درجے کو دوسرا درجہ قرار دیا قبر وغیرہ کا درجہ نہیں رکھا بعد موت قبل قیامت کا درجہ کہاں سے ایجاد کرلیا گیا! یہ خرافات ہے۔ ایسی ہی اور آیات ہم پیش کرتے ہیں ملاحظہ کریں:

25) {اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ} الزمر/30،31

ترجمہ: بے شک تو بے جان ہو جائے گا اور وہ بھی بے جان ہو جائیں گے یقینا اسکے بعد قیامت کے دن تم اپنے آقا کے پاس مباحثہ کررہے ہوگے۔

26) {کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۝۲۸} البقرۃ/28

ترجمہ: اے انسانوں تم اللہ کو کیسے نہیں مانوگے حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تم میں جان ڈالی پھر وہ تمیں بے جان کردیگا پھر وہ تم میں جان ڈال دے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

27) {وَھُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ ۡ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ۝۶۶} الحج/66

ترجمہ: اور وہ ہی تو ہے جس نے تم میں جان ڈالی پھر وہ تمیں بے جان کردے گا پھر وہ تم میں جان ڈال دیگا یقینا انسان بڑا ناشکرا ہے۔

28) {حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ۝۹۹ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ۭ اِنَّھَا کَلِمَةٌ ھُوَ قَآئِلُھَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ۝۱۰۰} المومنون/99،100

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے آقا مجھے واپس کردے تاکہ جو میں نے چھوڑ دیا ہے اس میں کوئی نیک عمل کروں، کبھی نہیں یہ ایک بات ہوتی ہے جو وہ کہتا ہے اور انکے آگے اس دن تک رکاوٹ لگی ہے جب وہ زندہ کئے جائیں گے پھر جب نرسنگھے میں پھونکا جائے گا تو انکے درمیان اس دن کوئی تعلقات نہیں ہونگے اور وہ نہ ہی مدد مانگ سکیں گے۔

29) {قُلِ اللّٰہُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ} الجاثیۃ/26۔

ترجمہ: کہہ دے اللہ تم میں جان ڈالتا ہے پھر وہ تمیں بے جان کردے گا پھر وہ تمیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر انسان یقین نہیں کرتے۔

30) {وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی} طہ/124

ترجمہ: اور جو میری نصیحت کو نظر انداز کرے گا تو اسکے زندگی کے اسباب تنگ ہونگے اور ہم انہیں قیامت کے دن اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

31) وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ} المؤمن/45،46

 ان الحکم الا للہ

ترجمہ: اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا اس آگ نے جسکے سامنے وہ صبح و شام لائے جاتے تھے اور جس دن قیامت کی گھڑی قائم ہوگی (کہا جائے گا) فرعونیوں کو سخت ترین سزا میں داخل کردو۔

ان آیات میں اللہ نے زندگی، موت اور قیامت کے درمیان کوئی درجہ قائم نہیں کیا قیامت کو موت کے بعد کا درجہ قرار دیا اگر قبر کی بھی زندگی ہے وہاں بھی انسان زندہ ہوتا ہے جب عذاب دیا جاتا ہے وہ چلاتا ہے پیاسا ہوتا ہے سنتا دیکھتا ہے تو اللہ ان آیات میں سے اس درجے کو کیوں خارج کردیا اور اگر اسے قبر میں زندگی دی جاتی ہے تو اللہ قیامت میں کن بے جانوں کو زندہ کرے گا سب تو ویسے ہی زندہ ہیں کیا زندوں کو زندہ کرے گا؟؟؟ فرعونیوں کے معاملے میں اللہ نے دو ہم عذاب کے مقام رکھے انکی دنیوی زندگی میں اور روز آخرت جو ابھی آئے گی۔

32) {يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا} بنی اسرائیل/52

ترجمہ: جس دن وہ تمیں بلائے گا تو تم اسکی تعریف کے ساتھ اسکا جواب دوگے اور تم یہ گمان کروگے کہ تم بس تھوڑا ٹھہرے تھے۔

توجہ کریں کہ اللہ کے مطابق انسان روز قیامت یہ گمان کرے گا کہ وہ تھوڑا عرصے ٹھہرا رہا تھا تو اگر انسان کو موت کے بعد قیامت تک بھی قبر وغیرہ میں سزا ہوتی رہتی ہے تو ضرور انسان قیامت کے دن لا علمی کا اظہار نہ کرتا اسے علم ہوتا کہ وہ تو صدیوں سے سیکڑوں سالوں سے قبر میں ٹھہرا تھا اسکے عذاب میں مبتلا تھا اب قیامت قائم ہوگئی ہے تو معلوم ہوا کہ انسان موت کے بعد فنا ہوجاتا ہے اسکے ادراکات اور احساسات ختم ہوجاتے ہیں اسکو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کسی شخص کو اسکے جرم کی وجہ سے بیس سال کی قید ہوجائے تو ظاہر ہے کہ جب وہ سزا سے فارغ ہوگا تو اسے معلوم ہوگا کہ مجھے ایک لمبا عرصہ بیس سال سزا ہوئی تھی۔ اسطرح کے اور بھی آیات ملاحظہ کریں:

33) يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا نَّحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا} طہ/102،103،104

ترجمہ: جس دن بگل میں پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اندھا جمع کرلائیں گے وہ آپس میں سرگوشی کریں گے کہ تم دس دن ٹھہرے رہے تھے جو وہ کہیں گے ہم اسے خوب جانتے ہیں جب ان میں سب سے مثالی طریقے والا شخص کہے گا تم صرف ایک دن ٹھہرے رہے۔

34) {وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمٰنَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ} الروم/55،56

ترجمہ: اور جب قیامت کی گھڑی قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ وہ ایک لمحے سے زیادہ نہیں ٹھہرے یوں ہی انھیں دھوکا دیا جاتا تھا اور جنھیں ایمان اور علم دیا گیا ہوگا وہ کہیں گے تم اللہ کے قانون کے مطابق زندہ اٹھائے جانے کے دن تک ٹھہرے رہے تو یہ زندہ اٹھانے کا دن ہے لیکن تم یقین نہیں کرتے تھے۔

یہ صاف صاف عذاب قبر، بعد موت قیامت سے پہلے کی زندگی کا رد اور انکار ہے باقی استدلالات اوپر بھی بیان کئے ہیں۔

35) {يَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا} النبا/40
ترجمہ: کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہو جاتا۔
اس آیت میں ہے کہ کافر قیامت کے دن مر کر مٹی ہو جانے کی تمنا کرے گا تو اگر مر کر مٹی ہو جانے پر اسے قیامت سے قبل عذاب ہوتا تھا تو وہ کبھی اسکی تمنا نہ کرتا۔

36) { وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ} الحآقة/ 25،26،27
ترجمہ: اور جسے اسکی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جائے گی تو وہ کہے گا اے کاش مجھے میری کتاب نہ دی جاتی اور میں میرا حساب پتا نہ ہوتا اے کاش موت ہی پر بات ختم ہو جاتی۔
توجہ کریں قیامت کے دن کافر آخرت کی زندگی سے ناراض ہو کر وہ موت کو پسند کر رہا ہے اور یہ تمنا کر رہا ہے کہ میں مرا ہوا ہی اچھا تھا تو اگر موت پر عذاب ہوتا ہے تو وہ کبھی موت کی تمنا نہ کرتا کیونکہ مخالفین کے مطابق اس پر ہی تو عذاب کی ابتداء ہوتی تھی اور صدیوں سے وہ زبردست عذاب میں تھا اسے تو آگ لگی ہوئی تھی، وہ پیاسا تھا، جانور کے ڈسنے کا عذاب بھی ہو رہا تھا، اسے ہتھوڑوں سے مارا جا رہا تھا، نماز نہ پڑھنے پر اسکا سر کچلا جا رہا تھا مرنے کے بعد۔

37) {مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ} ترجمہ اسکا ٹھکانہ جھنم ہے۔یہ جملہ قرآن میں بے شمار جگہ پر ہے اور اس میں بھی بعد موت اور قبل قیامت کے عذابی ٹھکانے کے انکار پر دلیل موجود ہے اسطرح کہ اللہ نے انکے ٹھکانے کی تشریح میں صرف جھنم پر اکتفاء کیا ہے اس سے آگے کوئی اضافہ نہیں کیا تو اگر عذاب قبر جیسا کوئی عظیم عذاب کا ٹھکانہ ہوتا تو اللہ اسطرح تشریح میں اکتفاء نہ کرتا۔ مثلا "ہمارا دین اسلام ہے" ہم نے اپنی دین کی تشریح میں اسلام پر اکتفاء کیا ہے مطلب ہمارا دین صرف اسلام ہے نہ کہ اسلام کے ساتھ اور بھی کوئی ہمارا دین ہے۔

38) سزا ہمیشہ زندوں کو دی جاتی ہے مردوں کو نہیں مثلا زانی اور زانیہ کی سزا اسلام میں سو ضربیں لگانا ہے لیکن اگر کوئی زانی بغیر سزا کے مر جائے تو کیا اسکے مردے پر سو ضربیں لگائیں جائیں گی؟؟؟بلکل نہیں کیونکہ وہ مر چکا ہے اسکے احساسات ختم ہو چکے ہیں ہر عقلمند انسان یہ سمجھتا ہے یہ ایک فضول اور بے وقوفانہ عمل ہے اور یوں ہی کسی نے ناحق قتل کیا اور اس پر قصاص لازم ہوا تو بدلے میں سزا کے طور پر اسے قتل کیا جائے گا پھر اگر وہ خود ہی مر جائے تو کیا اسکے مردے کو قتل کریں گے کیونکہ مردے کو تو ہم سے زیادہ محسوس ہوتا ہے اور اسے سزا ہو سکتی ہے؟؟؟یوں ہی اگر کسی نے چوری کی تو اسکے ہاتھ کو کاٹ کر زخمی کیا جاتا ہے، سزا سے پہلے اگر وہ مر جائے تو کیا اسکے مردے کے ہاتھ کاٹیں گے نہ اسے اسلام مانتا ہے نہ عقل نہ معاشرہ کیونکہ مردے کو سزا نہیں دی جاتی لیکن پھر بھی مردے پر اللہ کی سزا ہونے کو کیوں مانتے ہو؟؟؟اور اگر اللہ ایسا کرتا ہے تو کیا نعوذ باللہ اللہ خود لا علم و سفیہ ہے؟
موت کے بعد قبل قیامت سزا یا زندگی ماننا دونوں کفر و شرک ہیں ہے شمار آیات کا انکار ہے۔

دلیلیں تو بہت ہیں لیکن احاطہ مشکل اور طوالت کا باعث ہے لھذا اسے ترک کرتے ہیں۔ اب ہم مخالفین کے شبہات کے جوابات دیں گے۔

عذاب قبر والوں کے اعتراضات کے جوابات:

پہلا وھم: کہ احادیث رسول میں عذاب قبر کا ذکر ملتا ہے تو کیا رسول اللہ نے غلط فرمایا ہے!

جواب: اب میں چند وہ احادیث پیش کروں گا جو نہ اہل سنت مانتے ہیں نہ شیعہ حضرات ملاحظہ کریں:

رسول اللہ نے فرمایا: " جو شخص یہ نہ کھے کہ علی بن ابی طالب انسانوں میں سب سے افضل ہے تو وہ کافر ہے"

رسول اللہ نے فرمایا "علی مخلوق میں سب سے افضل ہے"۔

فرمایا: "میں علم کا شھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے"۔

فرمایا: "بے شک علی میرا بھائی میرا وزیر اور میرے گھر سے خلیفہ ہے"۔

ان احادیث کو اہل سنت نہیں مانتے اور جو احادیث أبو بکر و عمر اور عثمان کی فضیلت میں ہیں اسے شیعہ نہیں مانتے تو کیوں رسول اللہ کے فرامین اور احادیث کو نہیں مان رہے؟ کیا یہ رسول کی اطاعت کا انکار نہیں ہے!

تو لازماً جواب آئے گا کہ نہیں کیونکہ یہ سب جھوٹی روایتیں ہیں رسول پر افتراء ہے رسول اللہ کا فرمان نہیں ہے لھذا رسول کی اطاعت کے خلاف نہیں ہے تو ہم بھی یہ ہی کھہ رہے ان لاکھوں جھوٹی حدیثوں میں وہ بھی شامل ہیں جس میں عذاب قبر کے ذکر ہے یہ سب حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں اور رسول اللہ کبھی بھی قرآن کی مخالفت نہیں کرتے تھے تو یہ عذاب قبر کی باتیں بول کر کیوں شرک و کفر میں پڑھیں گے!

دوسرا وھم: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ﴾ البروج: 10

ترجمہ: بے شک جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آزمائش میں ڈالا پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جھنم کی سزا ہے اور انکے لئے جلانے والی کی سزا ہے۔

وھم یہ ہے کہ اس آیت میں دو عذابات کا ذکر ہے ایک جھنم کا ہے اور دوسرا عذاب قبر کا۔

جواب: اس آیت میں عذاب قبر کا تو کھیں ذکر نہیں ہے بلکہ یہ آیت سورۃ البروج کی ہے اس میں أصحاب اخدود کی بات چل رہی ہے یہ انھی کے بارے میں ہے انھیں اللہ نے دنیا میں بھی جلایا اور جھنم میں بھی جلائے گا اور تاریخ کے مطابق جس آگ میں وہ مومنیں کو جلا رہے تھے اس میں خود بھی جل گئے تھے یا پھر روز محشر اللہ انھیں جلائے گا اور جھنم میں بھی جلائے گا تو دو عذاب تو یہ بھی ہو گئے اس آیت میں مخالفین کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔

تیسرا وھم: ﴿مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا﴾ نوح: 25

ترجمہ: انکی (قوم نوح کی) غلطیوں کی وجہ سے انھیں غرق کیا گیا پھر آگ میں داخل کر دیا گیا تو انھوں نے اللہ کے سوا اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے۔

مخالفین کا کھنا ہے کہ قوم نوح کو غرق کرنے کے بعد اور مرنے کے بعد میں آگ میں داخل کر دیا گیا۔

جواب: پہلی بات تو یہ کہ اللہ نے اس آیت میں یہ کہیں نہیں کہا کہ انہیں مرنے کے بعد آگ میں داخل کیا گیا اور اگر یہ مان لیں تو بتائیں مرنے کے بعد آگ میں کہاں داخل کیا گیا انکی تو قبر بنی ہی نہیں ہوگی؟دراصل یہ قوم نوح کا مکمل دنیاوی عذاب بتایا گیلے کہ انہیں غرق کیا گیا پھر انہیں آگ کا عذاب دیا گیا جیسے اللہ نے قرآن میں قوم ثمود کا عذاب سورہ اعراف میں زلزلہ بتایا اور سورہ حاقہ میں بتایا کہ انکو سخت بر فیلی ہوا سے ہلاک کیا گیا انکا مکمل دنیوی عذاب ایک مقام پر بیان نہیں کیا گیا تو غرق ہو کر ہر انسان نہیں مر جاتا بہت سی لوگ پانی کے طوفان کے بعد بچ جاتے ہیں اور بہہ کر کہیں اور چلے جاتے ہیں اور مرتے نہیں ہیں یہ تو ہر پانی کے طوفان میں عام سی بات ہے تو قوم نوح پر پانی کا طوفان بھیجا گیا پھر انہیں آگ کا عذاب دیا گیا یہ عذاب مرنے کے بعد تھا اس آیت میں اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

چھوٹا وھم: ﴿**النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ**﴾ **غافر: 46**

اس آیت کے مطابق فرعونیوں کو اب بھی آگ کے سامنے لا یا جاتاہے اور اب تو وہ مر چکے ہیں تو عذاب قبر ثابت ہوا۔

جواب: لوگ اس آیت کا ترجمہ آدھی بات پڑھ کر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ آیت تو ہماری دلیل ہے اس سے بعد موت قبل قیامت کی سزا باطل ہوتی ہے اسکا استدلال ہم نے پیش بھی کیاہے۔ترجمہ دیکھیں

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ } المؤمن/45،46

ترجمہ: اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا اس آگ نے جسکے سامنے وہ صبح و شام لائے جاتے تھے اور جس دن قیامت کی گھڑی قائم ہوگی (کہا جائے گا) فرعونیوں کو سخت ترین سزا میں داخل کر دو۔

"یعرضون" اس مقام پر مضارع حکائی کے طور پر استعمال ہورہاہے یعنی کہ فرعونیوں کو آگ کے سامنے حاضر کیا جاتا تھا نہ کہ ابھی حاضر کیا جاتاہے جب تک اس آیت کو مکمل گفتگو سے ملا کر نہیں سمجھیں گے ترجمہ صحیح نہیں ہوگا جیسے اللہ نے فرمایا حضرت یوسف کے بارے میں { **وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ** } **یوسف/ 56**

ترجمہ: اور یوں ہی ہم نے زمین میں یوسف کو قدرت دی اس میں وہ جہاں چاہتا تھا جگہ بناتا تھا۔

اب دیکھیں یہاں یتبوا کا صیغہ مضارع کاہے لیکن ترجمہ ماضی استمراری کا ہورہاہے کیونکہ ماضی کی حکایت ہورہی ہے۔

یوں ہی فرمایا:

{ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ } البقرۃ/87

ترجمہ: تو کیا ایسا نہیں تھا کہ جب بھی کوئی خبر رساں تمہارے پاس ایسی بات لاتا جو تمہارے نفس پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے پھر ایک گروہ جھٹلا دیتا اور ایک گروہ قتل کرتا تھا۔

دیکھ لیں تقتلون صیغہ مضارع کاہے لیکن معنی ماضی استمراری کا دے رہاہے کیونکہ حکایت ہو رہی ہے اسے مضارع حکائی کہتے ہیں یہ حالیہ خبر نہیں دیتا بلکہ ماضی میں کسی کام کے استمرار ا کسی کام کے ہونے پر دلالت کرتاہے یہ پوری بات پڑھ کر ہی معلوم ہوتاہے۔

پانچواں وھم: {وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ} السجدة/21

ترجمہ: اور ضرور ہم انہیں بہت بڑی سزا سے پہلے بہت ہلکی سزا چکھائیں گے تاکہ وہ توبہ کر لیں۔

مخالفین کہ کہناہے وہ چھوٹی سزا عذاب قبرہے۔

جواب: بڑا ہی کمزور استدلال ہے ممکن ہے وہ چھوٹی سزا دنیا میں ہی ہو بلکہ ایسا ہی ہے کیونکہ توبہ کی بات تو دنیا میں ہی ہوتی ہے، تو بعد موت قبل قیامت کی سزا کہاں سے نکال لی؟

چھٹا وھم: ﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ﴾ الأنعام: 93

ترجمہ: اور کاش کہ تو دیکھتا جب کافر موت کی تکلیفوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھوں کو دراز کئے ہوتے ہیں نکالو اپنے نفوس کو آجکے دن تمیں ذلت کا عذاب دیا جارہاہے کیونکہ تم اللہ پر ناحق بولتے تھے اور تم اسکی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

اب اس آیت میں تو بعد موت قبل قیامت کسی سزا کا اثبات نہیں ہے بلکہ مرتے وقت جو کافروں کو موت کی سختیاں ہوتی ہیں اسکی تفصیل ہے بس اور کچھ نہیں اوریہ سزا و عذاب انہیں دیا جارہاہے انکی ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔

<u>کتاب اللہ کی تعلیم کہ مردے نہیں سنتے:</u>

بے شک مردے نہیں سنتے اس دعوے کی دلیلیں ملاحظہ کریں:

1) وہ بے جان ہے اور بے جان چیزیں نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں نہ انہیں تکلیف ہوتی ہے نہ انہیں سزا دی جاتی ہے اور ان میں کچھ بھی انکے لئے ثابت ہو تو وہ زندہ ہے مردہ نہیں اور موت کے بعد قیامت سے پہلے حیات ماننا کفر و شرک ہے کیونکہ بے شمار آیات مقدسات کا انکار ہے۔



2) {فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ} الروم/52

ترجمہ: تو یقینا تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور بہروں کو پکار نہیں سنا سکتا جب وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے رخ موڑلے۔

3) { وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ } فاطر:22

ترجمہ: اور جاندار اور بے جان برابر نہیں ہوتے یقینا اللہ جسے چاہتاہے سناتاہے اور تو قبر والوں کو سنا نہیں سکتا۔

دلائل صراحت کررہے ہیں کہ مردے نہیں سنتے لیکن مخالفین کا بھروسہ نہیں ہے انکا بس چلے تو وہ بتوں اور پتھروں کو بھی پکار سنا دیں بس اللہ ہی ہدایت دے۔

وھم کے ازالہ:

لوگوں کا کہنا ہے کہ" ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے غزوہ بدر میں کافروں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالا اور ان سے کہا کہ کیا تم نے اس وعدے کو سچا پایا جو تمہارے آقا نے تم سے کیا ہے؟انھوں نے کہا کہ رسول اللہ کا مردوں سے خطاب کرنا مردوں کے سننے کی دلیل ہے"

پہلا جواب وہ ہے جو حضرت عائشہ نے اس روایت کو سن کر کہا تو کہا کہ "رسول اللہ نے یہ فرمایا تھا کہ "وہ لوگ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا وہ حق تھا" کیونکہ اللہ نے قرآن میں مردوں کو سنانے کا انکار کیا ہے اور آیت پڑھی کہ ترجمہ: "تو مردوں کو سنا نہیں سکتا" لیکن ابن عمر کو سننے میں غلطی ہو گئی" حضرت عائشہ کی یہ بات بخاری اور مسلم دونوں میں ہے۔

دوسرا جواب: یہ روایت ابن عمر پر افتراء ہے اور اللہ کے مقابل کسی کی بات ذرہ برابر بھی نہیں ہے تو اللہ کا فرمان ہمارے لئے حرف آخر ہے جو رسول اللہ لائے اور وہ ہی رسول کی پیروی ہے۔

کتاب اللہ کی تعلیم کہ نبی اور نیک بندے اپنی موت کے بعد زندہ ہو گئے ہیں یہ بڑا کفر ہے:

جو یہ کہے کہ کوئی نبی یا صالح موت کے بعد زندہ ہو گیا ہے یہ کفر ہے حتی کہ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نبی اسطرح زندہ ہیں کہ ان کی بیویاں انکی قبروں میں پیش کی جاتی ہیں اور انکے ساتھ نبی شب باشی کرتے ہیں۔ خود نبی کریم کی توھین کرکے دوسروں پر گستاخ رسول ہونے کے فتوئے لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی پر ایک لمحے کے لئے موت آتی ہے پھر فورا وہ زندہ ہو جاتے ہیں بس وہ ہمیں نظر نہیں آتے تو کیا نبی کو انکے ساتھیوں نے زندہ کفنایا اور دفنایا تھا؟ کیونکہ وہ موت کے ایک لمحے بعد ہی زندہ ہو گئے تھے اور اس پر یہ کفریہ شعر بڑا مشہور ہے **"تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے"** ۔ بھر حال یہ کفر و شرک ہے کیونکہ یہ اللہ کی بے شمار آیتوں کا انکار ہے جنھیں ہم تحریر کررہے ہیں:



قرآن حکیم کے مطابق مرنے کے بعد اور قیامت کے دن سے پہلے کوئی زندگی نہیں ما قبل عقیدہ اسکی تکذیب کرتا ہے اول تو اس بات پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور اپنے طرف سے فیصلہ کرنا کفر و شرک ہے تو اللہ نے فرمایا :

{وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ} العنکبوت/68

ترجمہ: اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگائے یا سچ کو غلط مانے جب وہ اسکے پاس آئے کیا جھنم میں کافروں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

{وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ} المائدۃ/44

ترجمہ: اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں۔

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا ہُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ} الحج/08

ترجمہ: اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے دلیل قطعی بغیر کسی ہدایت اور واضح کتاب کے بحث کرتے ہیں۔

{وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا} النجم/28

ترجمہ: اور یقینا گمان حق کے بلکل برابر نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ کہ اللہ نے خود اپنی کتاب میں موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کی زندگی کا انکار کر دیا

{اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ} الزمر/30،31

ترجمہ بے شک تو بے جان ہو جائے گا اور وہ بھی بے جان ہو جائیں گے یقینا اسکے بعد قیامت کے دن تم اپنے آقا کے پاس مباحثہ کر رہے ہوگے۔

{ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ} المومنون/15،16

ترجمہ: پھر تم اسکے بعد ضرور بے جان ہو جاؤ گے پھر تم قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے۔

}ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَہٗ{ عبس/21،22

ترجمہ: پھر اس نے اسے موت دی پھر اسکی قبر بنائی پھر جب وہ چاہے گا اسے زندہ کرے گا۔

معلوم ہوا کہ زندگی موت کے بعد قیامت میں ہے قبر میں نہیں ۔

{حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَہُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ؕ اِنَّہَا کَلِمَۃٌ ہُوَ قَآئِلُہَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِہِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾} المومنون/99،100

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے آقا مجھے واپس کر دے تاکہ جو میں نے چھوڑ دیا ہے اس میں کوئی نیک عمل کروں، کبھی نہیں یہ ایک بات ہوتی ہے جو وہ کہتا ہے اور انکے آگے اس دن تک رکاوٹ لگی ہے جب وہ زندہ کئے جائیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ نے ان آیات میں یہ بتایاہے کہ قریب مرگ کے مطالبے پر اسے زندگی واپس نہیں ملتی موت کے بعد زندگی قیامت میں ہی ہے قیامت تک مرنے والے کی زندگی پر اللہ نے رکاوٹ لگا رکھی ہے اب موت کے بعد اور قیامت سے پہلے زندگی ماننا آیتوں کا انکار ہے۔مزید دیکھیں

{يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ} ق/42

ترجمہ: جس دن وہ برحق چیخ سنیں گے یہ زندہ ہو کر نکلنے کا دن ہوگا۔

معلوم ہوا دوبارہ زندہ ہونے کا دن قیامت کا دن ہے اور جب قیامت کا دن نہیں آیا تو اس سے پہلے زندگی کا ثبوت بھی نہیں ہے
۔

{وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ} الحج/07

ترجمہ: اور یہ کہ قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ جو قبروں میں ہیں انہیں زندہ کرے گا۔

{ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ} الحج/06

ترجمہ: یہ اسوجہ سے کہ اللہ ہی سچ ہے اور یہ کہ وہ بے جانوں کو زندہ کرے گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

{اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى} القیامۃ/40

ترجمہ: کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرے۔

{وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ} الاحقاف/33

ترجمہ: اور وہ اپنے مخلوق سے تھکا نہیں ہے کہ وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہ ہو کیوں نہیں وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

{اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝} الشوری/09

ترجمہ: یا انہوں نے اسکے سوا سرپرست بنالئے ہیں تو سچ یہ ہے کہ اللہ ہی سرپرست ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

{اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ} فصلت/39

ترجمہ: یقیناً جس نے اس زمین کو زندہ کیا ہے ضرور وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔

{اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى} یس/12

ترجمہ: یقیناً ہم ہی مردے زندہ کریں گے۔

{وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝} الانعام/36

ترجمہ: اور اللہ مردوں کو زندہ کرے گا پھر وہ اسی طرف لوٹائے جائیں گے۔

{كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى} الأعراف/57

ترجمہ: یوں ہی ہم مردے زندہ کرے گا۔

اسطرح کی اور آیتیں قرآن سے ملیں گی جس میں بتایا جارہاہے کہ جنھیں موت آگئی ہے انھیں اللہ زندہ کرے گا ابھی کیا نہیں ہے تو اللہ نے انھیں مستقبل میں زندہ کرنے کا دعوی کیاہے لیکن منکرین کہہ رہے ہیں اللہ نے مردوں کو زندہ کردیاہے جب انسان مرجاتاہے تو قبر میں روح لوٹا دی جاتی ہے یا نبی اور صالح شخص تو ایک لمحہ کے لئے مرتاہے پھر فورا زندہ ہوجاتاہے اور اپنی قبروں میں ہوتے ہیں یہ بلکل اللہ کے کلام کا انکار ہے کیا اس میں کوئی فرق نہیں کہ خالد نے قتل کردیا اور خالد قتل کریگا؟؟؟

اللہ نے قرآن کے مطابق انسان کے لئے چار درجے رکھے ہیں 1)بے جان 2)جاندار ہونا 3)بے جان ہونا 4) جاندار ہوجانا۔ پہلے انسان بے جان تھا پھر اللہ نے اسے زندگی بخشی پھر بے جان کردے گا اور پھر قیامت کے دن زندہ کرے گا اور اگر پہلے درجے کا ذکر نہ کریں تو تین درجے بن جائیں گے بات ایک ہی ہے لیکن مخالفین کے مطابق انسان کے چھ درجے ہوگئے 1)بے جان 2)جاندار ہونا 3)بے جان ہونا 4)مرتے ہی جاندار ہوجانا زندہ ہوجانا 5)پھر صور پھونکے جانے پر مرجانا 6) پھر محشر کے دن زندہ ہوجانا۔ پہلے درجے کو بیان نہ کریں تو پانچ ہوئے

{كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸} البقرۃ/28

ترجمہ: اے انسانوں تم اللہ کو کیسے نہیں مانوگے حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تم میں جان ڈالی پھر وہ تمہیں بے جان کردیگا پھر وہ تم میں جان ڈال دے گا پھر تم اسھی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۱۱ (غافر: 11)

ترجمہ: وہ کھیں گے ہمارے آقا تونے ہمیں دو مرتبہ بے جان کیا اور دومرتبہ جان ڈالی تو ہم سے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟

{وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝۶۶} الحج/66

ترجمہ: اور وہ ہی تو ہے جس نے تم میں جان ڈالی پھر وہ تمہیں بے جان کردے گا پھر وہ تم میں جان ڈال دیگا یقینا انسان بڑا ناشکرا ہے۔

دیکھ لیں کہ اللہ نے انسانوں کے لئے صرف چار ہی حالات بیان کئے ہیں اور زندگی سے پہلے بے جان والی حالت شمار نہ کریں تو تین حالتیں ہوگئیں اب مخالفین کی طرح پانچ یا چھ حالتیں ماننا ان آیتوں سے کفر ہے۔ حضرت یحیی اور عیسی کے لئے بھی اللہ نے زندگی سے پہلے والی موت کے سوا تین ہی درجے بیان کئے ہیں:

{وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵} مریم/15

ترجمہ: اور اس یحیی پر سلامتی ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور اسکے موت کے دن اور اسکے زندہ اٹھائے جانے کے دن۔

{وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝۳۳} مریم/33

ترجمہ: اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور میرے زندہ کئے جانے کے دن سلامتی ہے۔

دیکھیں ان آیات میں حضرت عیسی اور یحیی کے لئے تین ہی مدارج بیان کئے لیکن مخالفین پانچ یا چھ مدارج مانتے ہیں۔

<u>وھم کے ازالہ:</u>

بعض لوگوں کو یہ غلط فھمی ہے کہ جب اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا زندہ ہے تو نبی بھی زندہ ہوگا بس جب آپ ان سے انکے عقیدے پر دلیل مانگیں تو فورا جذبات میں آکر یہ جملہ دھر ادیں گے تو اسکا جواب دو طرح سے ہے اول یہ کہ اگر ہم مان لیں کہ نبی زندہ ہے تو صالحین کے زندہ ہونے کی پر کیا نص قطعی اور معتمد دلیل موجود ہے پیش کریں تو جب یہ لوگ آپ سے گفتگو کریں گے تو صالحین کے زندہ ہونے بارے میں کوئی کلام نہیں کریں کیونکہ یہ لوگ یہاں پھنس جاتے ہیں اور نظریں چوراتے ہیں گمراہ کا فتوی لگا کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں ان کی بات سننا حرام ہے اگرچہ قرآن ہی سنائیں بھر حال انکا حساب تو اللہ کے ذمے ہے اور ہم پر تو بس دین کی تبلیغ کرنا فرض ہے تو چلو ذرا صالحین کے موت کے بعد زندہ ہونے کی دلیل لاؤ؟؟؟ کیونکہ اس پر تو کوئی جھوٹی روایت بھی نہیں ہے ہاں ابھی انھوں نے بنالی ہو تو الگ بات ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر ہم مان لیں کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے زندہ ہیں تو اس سے نبی اور نیک بندوں کا کیا تعلق جو اب وہ بھی مرنے کے بعد زندہ ہو جائیں گے !اگر ایسی ہی بات ہے کہ شھید زندہ ہوگا تو نبی بھی زندہ ہوگا کیونکہ نبی اس سے افضل ہے تو بے شک چیل پرندہ نبی سے افضل ہے تو کیا یہ کھہ سکتے ہیں جب چیل ہزار فٹ بلندی پر اڑتی ہے تو نبی کریم بھی اڑیں گے کیونکہ اللہ کے نبی تو چیل سے بھی بھت افضل ہیں اور نبی جنات سے افضل ہیں تو وہ تو آسمان پر چلے جاتے ہیں تو نبیوں کو بھی آسمان پر اڑنا چاہئے کیونکہ وہ تو جنات سے افضل ہیں ۔ارے بھئی کسی بات کو ثابت کرنے کے لئے نص قطعی کی ضرورت ہوتی ہے اندازوں اور اٹکلوں سے کچھ ثابت نہیں ہوتا اندازوں اور گمانوں کی پیروی کرنے والے اکثر ذلیل و رسوا ہی ہوتے ہیں ۔

تیسرا جواب: اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے حقیقت میں زندہ نہیں ہیں بلکہ اللہ نے انہیں اس اعتبار سے زندہ کہا ہے کہ انکے نفس انکے مرنے کے بعد اللہ کی نعمت کو محسوس کرتے ہیں اور اس اللہ کے فضل پر خوش ہوتے ہیں جو اس نے انہیں دیا ہے اور وہ اپنے رب کے پاس ہیں قبروں میں نہیں ہیں باقی انکا جسم تو بے جان ہے اور گل بھی جاتا ہے ابھی کچھ عرصے پہلے عمر بن عبد العزیز کی بعض لوگوں سے قبر کھود دی اور وہ بڑے نیک فقیہ ولی منصف خلیفہ شمار کئے جاتے ہیں لیکن قبر کھود دی گئی اور کچھ بھی نہیں نکلا سب ختم ہو چکا تھا تو ملاحظہ کریں:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِھٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ }ال عمران/169،170

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے انھیں مردے گمان مت کر بلکہ وہ اپنے آقا کے پاس زندہ ہیں اسطرح کہ انھیں نعمت دی جاتی ہے جو فضل اللہ نے انھیں دیا اس سے خوش ہوتے ہیں اور جو لوگ انکے پیچھے ہیں ان سے نہیں ملے ان سے خوش ہوتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے۔

اللہ نے انھیں بھی اس طرح زندہ قرار دیا کہ وہ نعمتوں محسوس کرتے ہیں اور ان پر خوش ہوتے ہیں اور ایک بات اور بتائی گئی کہ وہ اپنی قبروں میں نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پاس ہیں اور اگر وہ واقعی زندہ ہوتے تو اپنے اجسام کے ساتھ ہوتے۔

باقی قرآن کے مقابلے پر کوئی ایک ہزار روایتیں بھی لے آئے تو مردود ہیں کیونکہ حاکمیت میں کوئی اللہ کا شریک نہیں کہ اس کے خلاف فیصلہ کر سکے اور اگر جھوٹ لانا ہو تو ایک ہزار روایتیں بھی لائی جاسکتی ہیں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔

الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین